رئیس احمد جعفری

حاصل مطالعہ

"علامہ شکیب ارسلان نے ایک معرکہ کی کتاب "آثار العرب فی اردبا" لکھی تھی۔ دوران مطالعہ میں یہ باب مجھے پسند آیا جسے اردو میں منتقل کر کے پیش کرتا ہوں۔"

•

اربونہ

شاندار فتح

اندلس سے واپسی پر اربونہ کی زیارت سے میری آنکھیں شاد کام ہو چکی ہیں۔ سرزمین فرانس میں یہی وہ شہر ہے جس پر قبضہ کرنے کے لیے عربوں نے سر دھڑ کی بازی لگا دی تھی، اس لیے کہ یہ سمندر سے قریب ہے اور اندلس سے آبی راستہ کے ذریعہ وہاں پہنچنا بہت آسان ہے۔ اور اس لیے بھی کہ فرانسیسی شہروں میں اپنے وقت کا یہ سب سے متمدن شہر تھا جو جوار اندلس میں واقع تھا۔ عرب جبال بیرانہ سے شمال کا رخ کرتے ہوئے جب نکلے تو اربونہ پہلا شہر تھا جو ان کے استقبال پر آمادہ نظر آیا۔

یہ شہر موجودہ زمانہ میں تیس ہزار نفوس کی آبادی رکھتا ہے۔ یہاں کی آب و ہوا معتدل عربیہ

---

(۱) جسے اب NARBONNE کہتے ہیں۔

کی آب وہوا سے بہت مشابہ ہے۔ جاڑا اچھا خاصا پڑتا ہے۔ برف کبھی کبھی گرتی ہے۔ گرمی کا موسم بہت شدید ہوتا ہے۔ لیکن سمندر کے راستہ سے ٹھنڈی ہو کر جو ہوائیں آتی ہیں وہ موسم کی حرارت کو کم کر دیتی ہیں۔

تقریباً چھ مہینے تک شمال مغربی ہوائیں چلتی ہیں جن سے خوب خاک دھول اڑتی ہے۔ نازک مزاج یہ زمانہ بڑی کلفت سے بسر کرتے ہیں لیکن آب وہوا کے درست کرنے میں اس سے مدد بھی کافی ملتی ہے۔ یہاں وہ تمام درخت پائے جاتے ہیں جو گرم ممالک میں ہوتے ہیں۔ انجیر اور زیتون کے درخت بکثرت میں نے یہاں دیکھے۔

اربونہ سے ایک بڑا نالہ روبین⁽¹⁾ نامی گزرتا ہے جو نہراود سے نکلتا ہے۔

دنیا کے قدیم ترین شہروں میں اربونہ کا شمار ہوتا ہے۔ یہاں پتھر کے زمانہ کے آدمیوں کے آثار ملے ہیں اور زمانہ قبل از تاریخ کی چیزیں دریافت ہوئی ہیں۔ ولادتِ مسیح سے بارہ سو برس پہلے سلیتون قوم نے اربونہ پر غارت گری کی۔ اور اس پر قبضہ کر لیا۔ ان لوگوں کے تجارتی اور کاروباری تعلقات یونانیوں سے قائم تھے۔ جو سواحل بروفانس اور کاتالان کی طرف برابر آمد ورفت رکھتے تھے۔

بالغولسک⁽²⁾ قوم نے بعد میں مدینۂ اربونہ کو اپنا مرکز بنالیا۔

۱۲۱ قبل مسیح میں رومیوں نے اس شہر کو فتح کر لیا۔ ان کے زمانہ میں یہ بہت بڑا تجارتی مرکز بن گیا جس کے سامنے مرسیلیہ بھی ہیچ تھا۔ رومی گورنر پورے ٹھاٹھ اور دبدبے کے ساتھ یہاں رہتے تھے۔ یہ شہر اتنی تیزی سے ترقی کر رہا تھا کہ بہت جلد اس کی آبادی اس زمانہ میں ایک لاکھ سے تجاوز کر گئی۔

۴۱۳ء میں قوم گوتھ نے اس شہر پر قبضہ کر لیا اور ان کے بادشاہ اوڈلف نے رومی

---

(1) LA ROBINE (2) VOLSEUES

شہنشاہ کی بہن بلاسیدہ غالہ[1] سے شادی کر لی۔ شادی کے موقع پر بڑی خوشیاں منائی گئیں اور سارے شہر میں جشن کی دھوم دھام جاری رہی۔

کچھ عرصہ بعد اربونہ پر غوندباد[2] جو برغندین[3] کا بادشاہ تھا اس شہر پر قابض ہو گیا۔ لیکن لیکن زیادہ عرصہ تک ٹک نہ سکا۔ گوتھ قوم پھر واپس آئی اور استقامت کے ساتھ فرمانروائی کرنے لگی، بعد میں فرنگیوں کی غارت گری کا بھی اس نے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔"

اربونہ کی تاریخ جو سطور بالا میں ہم نے پیش کی ہے، مشہور تاریخی کتاب "دلیل اربونہ"[4] سے ماخوذ ہے۔ اس کتاب میں عربوں کے بارے میں یہ لکھا ہے:

"آٹھویں صدی مسیحی کے اوائل میں عرب سپتیمانیہ میں داخل ہوئے اور ذما[5] نے ۷۱۹ء میں اٹھائیس دن کے محاصرہ کے بعد شہر اربونہ فتح کر لیا۔ اس جنگ میں بہت سے آدمی قتل ہوئے۔ اور بہت سی عورتیں اور بچے گرفتار ہو گئے۔

ذما نے بہت جلد اربونہ کی جغرافی حیثیت محسوس کر لی اور اسے ایک مختصر سی مدت میں مستحکم اور مضبوط مقام بنا دیا۔ ۷۳۲ء میں شارل مارٹل نے جب اربونہ پر غارت گری کی تو عربوں نے بڑی پامردی سے مقابلہ کیا۔ حالانکہ معرکہ پواتیہ میں عرب شکست کھا چکے تھے۔

۷۵۲ء میں ببین نے اربونہ کا محاصرہ کیا۔ لیکن کامیاب نہ ہوا۔ ۷۵۹ء میں شارلیمان

---

(1) GALA PLACIDA (2) GONDEBAUD (3) BURGUNDES

ایک جرمن قبیلہ جس نے ۴۰۶ء میں بلادِ غال پر غارت گری کی اور وادی رون یا رودونہ میں توطن اختیار کر لیا، اور ثقافت لاطینی کو اختیار کر کے غال کے ساتھ ممزوج ہو گیا۔ عرب ان لوگوں کو برجان کہتے ہیں۔

(4) NORBONNE HISTORIQUE ET ARCHEOLOGICAL (5) خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کی طرف سے سمح بن مالک الخولانی اندلس کے امیر ہو کر آئے تھے۔ یہی نام مستشرقین نے ذما کر لیا۔ اربونہ میں آج بھی سمح کے نام پر ایک شارع موسوم ہے جس کا نام ہے RUE DE ZAMA

نے ایک عرصۂ دراز کے محاصرہ کے بعد اس پر قبضہ کر لیا۔ یہاں کے باشندے اس طویل محاصرہ سے اکتا گئے تھے۔ انہوں نے عرب افسروں کو قتل کر دیا اور شہر کے دروازے کھول دیے۔

۷۹۲ء میں عرب پھر واپس آ گئے۔ انہوں نے دوبارہ اربونہ کا محاصرہ کر لیا۔ شارلیان نے بیس ہزار چنے ہوئے جنگجو مقابلہ کے لیے بھیجے۔ جن کا پرچم مشہور سورما غلیونؔ کے ہاتھ میں تھا۔ دونوں لشکر اربونہ کے قریب آمنے سامنے کھڑے تھے۔ جنگ شروع ہوئی۔ عربوں نے فرنگی لشکر کا خاتمہ کر دیا۔ صرف غلیون اور اس کے تیرہ ساتھی زندہ بچے۔ اس جنگ میں غلیون کی ناک بھی کام آئی اور اس دن سے وہ نکٹا مشہور ہو گیا۔ کوئی شبہ نہیں کہ اس جنگ میں فرنگیوں کی قوت پارہ پارہ ہو گئی۔ لیکن اربونہ عربوں کے قبضہ میں نہ آسکا۔"

سطور بالا میں "دلیل اربونہ" کتاب کی عبارت ہم نے پیش کی تھی۔ لیکن مصنف نے اربونہ کے بارے میں جو دعویٰ کیا ہے کہ وہ عربوں کے ہاتھ میں نہیں آیا، تاریخ عرب کا مطالعہ اسے غلط قرار دیتا ہے۔

نفح الطیب نے اربونہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

"ہشام ابن عبدالرحمٰن الداخل جو اپنی گفتار اور رفتار میں بالکل عمر ابن عبدالعزیز کا نمونہ تھا اس کا یہ معمول تھا کہ وہ اپنے معتمد لوگوں کو مختلف مقامات پر بھیجا کرتا تھا۔ یہ لوگ سرکاری حکام و عمال کے بارے میں عوام کی رائے معلوم کرتے تھے اور اسے خلیفہ کے سامنے پیش کر دیتے تھے۔ اپنے حکام و عمال میں سے کسی کے بارے میں بھی جب اسے پتہ چلتا کہ یہ اپنے فرائض درست طور پر انجام نہیں دیتا ہے، یا لوگوں کو ستاتا اور پریشان کرتا ہے۔ یا نظم و ضبط قائم رکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتا تو یا اسے برخواست کر دیتا، یا اس کا درجہ گھٹا دیتا۔ یا اسے سزا دیتا۔ زیاد بن عبدالرحمٰن نے جب ہشام کے اس کردار اور سیرت کا ذکر مالک بن انس سے کیا تو وہ بے ساختہ کہہ اٹھے:

GUILLA UME AU COURT NEZ (1)

"اللہ تعالیٰ سے ہم دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں حجاز میں بھی کوئی ایسا ہی فرمانروا مرحمت کرے"[1]

اسی ہشام کے زمانہ میں مشہور شہر اربونہ فتح ہوا۔

ہشام نے مفتوحین اربونہ سے جو شرائط صلح طے کیے وہ ان شرائط سے زیادہ سخت تھے جو اہل جلیقیہ[2] سے طے ہوئے تھے۔ ان سخت شرطوں میں ایک کٹھن شرط یہ بھی تھی کہ یہ لوگ اربونہ کی مٹی ڈھو ڈھو کر قرطبہ میں اس کے قصر کے سامنے جمع کریں۔ پھر اس مٹی سے اس نے باب جنان کے سامنے ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کی۔

یہ ہشام مخالفین سے سخت برتاؤ کرنے کا عادی تھا۔ خواہ وہ کوئی بھی ہوں۔ اس نے جہاں کہیں بھی جنگ چھیڑی، کامیاب ہوا۔ غازی اور منصور بن کر واپس آیا۔ اس نے البہ[3] اور دوسرے مستحکم قلعوں اور شہروں پر حملے کیے۔ جہاں کہیں بھی دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی اسے شکست دی۔ اور کامیاب و کامران رہا۔ البہ اور دوسرے مقامات کو اس نے ۱۷۵ھ میں فتح کیا۔ پھر اس نے اپنا ایک لشکر یوسف بن بخت کی سرکردگی میں جلیقیہ بھیجا۔ یہاں ابن مندہ[4] سے اس کی مڈبھیڑ ہوئی۔ یوسف نے اسے شکست دی اور دشمن کی قوت پارہ پارہ کردی۔ ۱۷۶ھ میں ہشام نے اپنے وزیر عبدالملک بن عبدالواحد ابن مغیث[5] کو دشمن کے مقابلہ کے لیے بھیجا۔

---

(۱) امام مالک نے یہ الفاظ امیر ہشام اموی صاحب اندلس کے لیے کہے تھے۔

ہشام فقہ میں مالکی مذہب کو بہت زیادہ پسند کرتا تھا۔ اندلس میں اس نے فقہ مالکی رائج کردی تھی۔ اس سے قبل وہاں امام اوزاعی کی فقہ پر عمل درآمد ہوتا تھا۔ (۲) عرب اہالیٔ غالیسیہ کو اور اہالیٔ جنوبی فرانس کو جلالقہ کہتے ہیں (۳) ALAVA (۴) میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ نام حقیقی ہے یا برمودہ BERMUDE کا محرف ہے جو جلیقیہ کا بادشاہ تھا۔ ہم نے کسی اسپینی بادشاہ یا امیر کا نام ابن مندہ کہیں نہیں پڑھا ہے۔ اصل یہ ہے کہ فرنگی اسماء کی عربوں نے جو تحریف کی ہے اور عرب اسماء کی فرنگیوں نے جو تحریف کی ہے وہ ایسا بحر ذخار ہے جس میں شناوری نہیں کی جا سکتی (۵) اسپانوی مورخ کانڈی نے ذکر کیا ہے کہ امیر ہشام نے جبال اشتوریش ASTURIES کی طرف ایک عظیم لشکر بھیجا تھا جو ... ۳۹ ہزار جنگجوؤں پر مشتمل تھا۔ اس کی قیادت عبدالواحد بن مغیث نے نہ کہ عبدالملک بن عبدالواحد نے کی تھی اور اس سے قبل ہم کہیں کہہ چکے ہیں کہ کانڈی کی تاریخ مستند نہیں ہے۔

اس نے البہ کو صدر مقام بنا کر نواحی اور مضافات میں دشمن کو مسلسل شکستیں دیں۔ ۱۷۷ھ میں ہشام نے اپنا ایک لشکر اربونہ اور جرندہ[1] کی طرف بھیجا۔ اس لشکر نے دشمن کو پے در پے شکستیں دیں اور ارض برطانیہ[2] کو پامال کرتا ہوا آگے بڑھا۔ عبدالملک بلاد کفار میں بہت دور تک بڑھتا چلا گیا اور پے بہ پے انہیں شکستیں دیں۔

پھر ہشام نے عبدالکریم بن عبدالواحد کو بلادِ جلیقیہ کی طرف بھیجا۔ جہاں سے وہ استرقہ[3] تک بڑھتا چلا گیا اور اس طرح بہت بڑا رقبہ مملکتِ اسلامیہ میں اس نے شامل کر دیا۔

ہشام نے ایک اور لشکر بعض دوسرے مقامات کی طرف بھیجا۔ اس لشکر سے جہاں کہیں بھی عساکرِ فرنگ کی مڈبھیڑ ہوئی انہیں بری طرح شکست کھانا پڑی اور مسلمان کامیاب و کامران رہے۔"

نفح الطیب کی مذکورۂ بالا تصریحات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عبدالرحمٰن الداخل کے بیٹے امیر ہشام کے زمانہ میں عربوں نے دوبارہ اربونہ فتح کر لیا تھا۔

لیکن المقری کے بیان ہی سے جو نفح الطیب میں ہے واضح ہوتا ہے کہ اربونہ کی یہ فتح ہمہ وجوہ مکمل نہ تھی۔ کیونکہ اس نے یہ لکھا ہے کہ اربونہ اور جرندہ میں ہشام نے لشکر بھیجا جس نے دشمن کی کمر توڑ دی۔ ظاہر ہے اگر فتح مکمل ہو گئی ہوتی تو دوسری مرتبہ نہ لشکر بھیجنے کی ضرورت تھی نہ دشمن کی کمر توڑنے کی۔

بعض دوسری کتابوں میں امیر ہشام کے جیوشِ اسلامیہ کی پیہم اور مسلسل جنگوں کا جو

---

(۱) GIRUNDE یہ فرانس کے جنوب مغرب کا ایک علاقہ ہے (۲) مغربی فرانس BRETAGNE کا یہ ایک بہت بڑا علاقہ تھا جس کے رہنے والے سلتی قوم سے تھے ان کی زبان فرانسیسی نہیں تھی۔

پہلے زمانہ میں جنوبی فرانس کا یہ علاقہ یعنی برطانیہ ایک مستقل مملکت کی حیثیت رکھتا تھا۔ ۱۵۳۲ء میں بڑی مشکل کے بعد فرنسو اول نے فرانس سے اس کا الحاق کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ لیکن فرانس سے آزادی حاصل کرنے کی جد و جہد ہمیشہ جاری رہی۔

(۳) ASTORGA ——— شمالی اسپین کے بلاد لیون کا ایک شہر۔

بلادِ نصاریٰ اور جنوبی فرانس میں لڑی گئیں ذکر ملتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہشام کا لشکر فتح کرتا ہوا استرقہ اور اوویا(۱) وہ تک پہنچ گیا۔ یہ وہ مملکت تھی جسے اسپین کے ملوک نصاریٰ کے اخلاف نے قائم کیا تھا، اور جو عربوں کے زیر نگین نہیں آئی تھی۔ ان تصریحات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بلائی(۲) کے اخلاف اپنی آزادی کی مزاحمت کرتے رہے اور جیرونہ(۳) واربونہ میں برابر لڑتے رہے۔ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں فتح اربونہ کے بارے میں کوئی تصریح نہیں ملتی۔

لیکن اسپانیولی مورخ کانڈی فتح اربونہ کو تسلیم کرتا ہے۔ اس نے امیر ہشام کے غزوات کا ذکر کرتے ہوئے اس لشکر کا بھی ذکر کیا ہے جو ہشام کے حکم سے عبدالواحد بن مغیث کی قیادت میں گیا تھا، اور اس لشکر کا بھی جو عبداللہ بن عبدالملک کی قیادت میں روانہ ہوا تھا۔ کانڈی کہتا ہے:

"عبداللہ نے ۱۷۶ھ مطابق ۷۹۳ء میں جیرونہ فتح کیا۔ جیرونہ فتح کرنے کے بعد وہ شمال کی طرف بڑھا۔ جبال بیرانہ کو عبور کیا۔ پھر اس نے اربونہ کو فتح کیا۔ یہاں کے کافی لوگ اس کے ہاتھ سے مقتول ہوئے۔ پھر وہ قرقشونہ گیا کیونکہ یہاں بلادِ فلکوم کے امراء نے مقابلہ کے لیے ایک لشکر جمع کر رکھا تھا۔ اس طرح اربونہ کے اسلامی اور قرقشونہ کے مسیحی لشکر کے مابین نہایت زبردست جنگ ہوئی۔ اس جنگ میں مسلمان کامیاب رہے اور مسیحی شکست یاب۔ لیکن ان کی یہ شکست مکمل نہیں تھی۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ اندلس واپس جاتے وقت عبداللہ کو ایک مرتبہ پھر میدانِ جنگ میں اترنا پڑا۔ عبداللہ کی واپسی کے متعدد وجوہ بیان کیے جاتے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ چونکہ اس جنگ میں بے انتہا مالِ غنیمت ہاتھ آیا تھا لہذا عبداللہ کو یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ کہیں سردارانِ لشکر اس کو ادھر ادھر نہ کر دیں۔ یہی وہ اموالِ وافرہ تھے جن سے ہشام نے قرطبہ کی جامع مسجد بنوائی۔

---

(۱) OVIEDO —— ابن حوقل نے اس کا نام اوبیط لکھا ہے (۲) PELAGE

(۳) GIRONNA

بعد میں ہشام نے عبداللہ بن عبدالملک کو سرقسطہ کا گورنر بنا دیا۔ اور عبدالکریم ابن عبدالواحد کو جلیقیہ کی امارت سپرد کی۔ لیکن وہ دشمن کے جال میں پھنس گیا جسے اذفنش نے تیار کیا تھا۔ جس میں لشکر کا بڑا حصہ اور سرداران فوج کا بڑا گروہ کام آ گیا۔ انہیں ہلاک شدگان میں یوسف بھی تھا۔"

مستشرق ریںو نے مورخینِ عرب کے روایاتِ غزوۂ اربونہ کے سلسلہ میں بیان کرنے کے بعد اور مسیحی اسیرانِ جنگ کی پیٹھ پر مٹی ڈھلوانے کا قصہ بیان کرنے کے بعد کہا ہے کہ مؤرخینِ عرب کو یہ غلط فہمی ہو گئی کہ اس موقع پر اربونہ عربوں کے قبضہ میں آ گیا تھا۔ لیکن یہ بات اس لیے قابلِ یقین نہیں ہے کہ مسیحی مؤرخین نے اس کا کہیں ذکر نہیں کیا۔ آگے چل کر ریںو کہتا ہے کہ نویری جس نے ان لڑائیوں کو بڑی شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا ہے اس کی تصریح نہیں کرتا کہ اس جنگ میں عربوں نے مسیحیوں کو شکست دینے کے بعد اربونہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ اور استقرار حاصل کر لیا تھا۔

ریںو نے جو کچھ لکھا ہے اس کے بعض پہلوؤں پر آگے چل کر ہم گفتگو کریں گے۔